تقریر

تقریر بابت خلفاء احمدیت
وقت 5-7 منٹ

"تصویر سے بھی ایک تعلق پیدا ہوتا ہے"

(تقریر نمبر2)

اللہ تعالیٰ قرآنِ کریم میں فرماتا ہے۔

وَالنّٰشِرٰتِ نَشْرًا(المرسلات:3)

یعنی(قسم ہے)پیغام کو اچھی طرح نشر کرنے والیوں کی۔

وہ گھڑی آتی ہے جب عیسیٰ پکاریں گے مجھے
اب تو تھوڑے رہ گئے دجال کہلانے کے دن
چاند اور سورج نے دکھلائے ہیں دو داغِ کسوف
پھر زمیں بھی ہو گئی بے تاب تھرّانے کے دن
دیں کی نصرت کے لئے اک آسماں پر شور ہے
اب گیا وقتِ خزاں آئے ہیں پھل لانے کے دن

(درثمین)

معزز سامعین!"تصویر سے بھی ایک تعلق پیدا ہوتا ہے"عنوان پر تقریر کی وجہ تسمیہ تقریر نمبر 1 میں ہم بیان کر آئے ہیں۔ آج کی تقریر میں اس اہم و دلچسپ مضمون کو آگے بڑھاتے ہیں اَور حضرت خلیفۃُ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات کی روشنی میں اِس حقیقت کو بیان کریں گے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو فوٹو اُتروائی وہ بھی تبلیغ اور دعوت الی اللہ کے لئے تھی۔ جماعتِ احمدیہ کی نمائشوں پر جو تصاویر دکھائی جاتی ہیں اُن کی بھی غرض تربیت و تبلیغ ہوتی ہے۔ شہداء، اسیران راہِ مولیٰ کے فوٹو گرافس پر مشتمل نمائشیں اور دیگر جماعتی کارگزاری وغیرہ کی فوٹوز سب بول بول کر جماعتی ترقیات اور فتوحات کا نقارہ بجارہی ہوتی ہیں۔ ہمارے ایم ٹی اے پر حضور ایدّہ اللہ تعالیٰ کا خطبہ جمعہ نشر ہوتا ہے اور ساری دُنیا میں احمدی تو دیکھتے اور سنتے ہی ہیں۔ غیروں کے لئے دعوتِ الی اللہ کا کام کر رہا ہوتا ہے۔ ہمارے جلسہ ہائے سالانہ بالخصوص برطانیہ، جرمنی اور قادیان کے جلسے جن سے حضورِ انور براہِ راست خطاب فرماتے ہیں۔ اُن کا انتظام و انصرام، حاضری اور حضور کے خطاب جب تصویری شکل میں ایم ٹی اے پر نشر ہوتے ہیں تو اِن سے دشمنوں پر ایک رُعب و دبدبہ قائم ہوتا ہے۔ اِن سے ہماری طاقت ظاہر ہوتی ہے۔ وہ کہہ اُٹھتے ہیں یہ جھوٹوں کا چہرہ نہیں ہے۔

تاریخ کے اعتبار سے بھی تصویر نگاری نہایت ہی اعلیٰ مقام رکھتی ہے۔ تصاویر نہ صرف ثقافتی، ساجی اور مذہبی حالات کی عکاسی کرتی ہیں بلکہ ان سے کسی بھی تنظیم یا نظام کے اُتار چڑھاؤ کے اثرات کا بھی بخوبی اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اقوام کی تہذیب و تمدّن پرکھنے میں قدیم اور نادر تصاویر اہم کردار ادا کرتی رہی ہیں۔ گویا یہ بڑے وثوق کے ساتھ کہا جاسکتا ہے کہ نادر تصاویر ایک تاریخی زبان ہے جو ہر دور میں بولتی اور اپنی حقیقت آشکارہ کرتی ہیں۔ یہ نہ صرف ہمارے ماضی سے جڑے رہنے کا ذریعہ ہیں بلکہ ہمیں افراد، مقامات، احساسات اور تاریخ کی یاد بھی دلاتی ہیں۔ ہم کسی سیاحتی مقام کے دلکش نظارے تصویری شکل میں دیکھیں تو خدا تعالیٰ کے اِس قدرتی جلوے کی طرف رجحان ہوتا ہے، ایک تعلق بنتا ہے اور ہم بھی وہاں کا وزٹ کرتے اَور قدرتی نظّاروں سے محظوظ ہوتے ہیں۔

قرآن مجید میں اس دور کے متعلق بیان کردہ پیشگوئی وَالنّٰشِرٰتِ نَشْرًا(المرسلات:3) من وعن پوری ہورہی ہے۔ جن میں جماعت کے جرائد، میگزیز، اخبارات اور نیوز لیٹرز میں شائع ہونے والی جماعت کی گزشتہ 137 سالہ عملی کارگزاری تصویری رنگ میں موجود ہے۔ اِس ضمن میں مرکزی شعبہ مخزنِ تصاویر نے حضورِ انور کی

رہنمائی میں لاجواب اور بے مثل کام کیا ہے۔ جس نے ایک مرکزی نمائش تو مزیّن کر رکھی ہے اور ہر سال مختلف جلسہ ہائے سالانہ پر دلربا نمائشیں ہمارے ایمانوں میں اضافہ اور اُن میں جِلا کا موجب بنتی ہیں۔ جب ہم ان کو دیکھ کر خوش ہوتے، محظوظ ہوتے اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہیں۔ یہ لکھو کھہا فوٹوگرافس بول بول کر جماعتِ احمدیہ کی 137 سالہ تابناک تاریخ بیان کر رہی ہے۔ یہی جماعتِ احمدیہ کی ماضی کی قیمتی یادداشتیں ہیں جو ہماری آنے والی نسلوں میں سرایت کریں گی اور اپنے ایمانوں کو جَلا دیں گی۔ جن میں حضرت مسیح موعودؑ، خلفائے احمدیت، صحابہ کرام و دیگر اہم شخصیات کی ایسی نادر تصاویر بھی شامل ہیں جنہیں ہم نے اَور ہماری نسلوں نے پہلی دفعہ دیکھا ہے۔ ان قیمتی تصاویر میں ان گنت مختلف مواقع، خلفاء کے دورہ جات اور پروگرامز پر مشتمل تصاویر بھی موجود ہیں جو ہمارے ماضی اور جماعت احمدیہ کی تاریخ کی تشکیل میں نہ صرف اہم کردار ادا کرتی رہیں گی بلکہ ماضی کو بہتر طور پر سمجھنے میں بھی ہماری مدد کرتی ہیں اور اِن سے ایک تعلق نہ صرف جُڑتا بلکہ مضبوط ہو تا جاتا ہے جس سے ہمارے ایمانوں کو جِلا ملتی ہے۔

جلسہ سالانہ برطانیہ 2018ء کے موقع پر گوادے لوپ کے ایک نو مبائع پیٹرس میاکو (Patrice Mayeko) صاحب کہتے ہیں کہ

”جلسہ میں منعقد کی جانے والی تمام نمائشیں بہت فائدہ مند تھیں۔ خاص طور پر آرکائیو اور مخزن تصاویر اور ریویو آف ریلیجنز نے مجھے بہت متاثر کیا۔ یہ نمائشیں مجھے بہت پسند آئیں اور انہوں نے میرے احمدیت کی تاریخ کے بارے میں علم میں بہت اضافہ کیا۔“

جماعت احمدیہ کی تاریخ ایسے بہت سے واقعات سے بھری پڑی ہے کہ لوگوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اپنے خوابوں میں دیکھنے کے بعد جب کسی موقع پر آپ علیہ السلام کی تصویر دیکھی تو بیعت کرنے میں ایک پل کی دیر نہ کی کہ یہ تو اُسی شخصیت کی تصویر ہے جسے ہم نے خواب میں دیکھا تھا۔ خاکسار آج ایسے ہی کچھ واقعات آپ کے سامنے پیش کرتا ہے۔ یہ واقعات حضرت خلیفۃُ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے مختلف خطبات میں بیان فرمائے ہیں۔

”برکینا فاسو سے ہمارے مشنری انچارج لکھتے ہیں کہ ہمارے ایک معلّم نے اپنے ایک زیرِ تبلیغ دوست زَیلا ابو بکر کو کہا کہ اگر تم جماعتِ احمدیہ کی سچائی پرکھنا چاہتے ہو تو مَیں ایک نسخہ بتاتا ہوں۔ وہ یہ ہے کہ تم روزانہ بلاناغہ دو نوافل ادا کرو اور اس میں صرف اور صرف خدا تعالیٰ سے جماعتِ احمدیہ کی سچائی دریافت کرو۔ ان شاء اللہ خدا تعالیٰ تمہاری رہنمائی فرمائے گا۔ چنانچہ اُس نے ایسا ہی کیا اور ایک دن زَیلا ابو بکر صاحب نے خواب دیکھا کہ ایک آدمی جو سفید فام ہے آیا اور کہا کہ اوپر چڑھ آؤ۔ لگتا تھا کہ وہ سفید فام زمین سے اوپر کی طرف کرسی پر ہے اور ہمیں بلا رہا ہے۔ زَیلا ابو بکر صاحب کہتے ہیں خواب میں خاکسار اور ہمارے گاؤں کا امام ساتھ تھے۔ جب اس سفید فام آدمی نے ہمیں اوپر چڑھنے کی دعوت دی تو خاکسار تیزی کے ساتھ اوپر چلا گیا اور امام صاحب نے میرا ہاتھ چھوڑ دیا اور کہا کہ مَیں نہیں جاتا۔ جب اُن کو تصاویر دکھائی گئیں تو انہوں نے کہا کہ یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہی تھے جو اِن کی خواب میں آئے تھے اور جو ہمیں ایمان لانے کی طرف بُلا رہے تھے۔ چنانچہ انہوں نے بیعت کر لی۔

انڈونیشیا کے امیر صاحب لکھتے ہیں کہ مکرم رونی پسارونی (Roni Psaroni) جو کہ جماعت احمدیہ ویسٹ جکارتہ کے ممبر ہیں۔ انہوں نے احمدیت قبول کرنے سے قبل خواب میں سفید کپڑوں میں ملبوس ایک نورانی وجود دیکھا جس نے سر پر پگڑی بھی پہنی ہوئی تھی۔ اس خواب نے ان صاحب پر بڑا گہرا اثر چھوڑا۔ چند دن بعد یہ صاحب ایک دوست کے گھر گئے اور تصویر میں وہی وجود دیکھا جو انہیں خواب میں دکھایا گیا تھا۔ اس تصویر کے بارے میں پوچھا تو ان کے دوست نے بتایا کہ یہ تصویر امام مہدی بانی جماعت احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام کی ہے۔ اس کے بعد رونی صاحب نے جماعتی کتب کا مطالعہ شروع کیا اور ان کی اہلیہ کا بیان ہے کہ بعض اوقات وہ درجنوں جماعتی کتب، چھوٹی چھوٹی کتابیں صرف دو دن میں پڑھ لیتے تھے۔ آخر 2008ء میں انہوں نے بیعت کی۔ اور گزشتہ دنوں انڈونیشیا میں جو اکٹھی تین شہادتیں ہوئی ہیں، اُن میں سے ایک یہ بھی تھے۔“

(خطبہ جمعہ 29/ اپریل 2011ء)

سامعین! حضور انور ایدہ اللہ نے ایک واقعہ یوں بیان فرمایا کہ

”مالی کے ریجن سِکاسو کے مبلغ لکھتے ہیں مروان کولی بالی صاحب احمدیہ مشن ہاؤس آئے اور کہا کہ وہ بیعت کرنا چاہتے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ وہ ریڈیو احمدیہ شوق سے سنتے تھے اور جماعت کی اکثر باتوں سے مطمئن تھے لیکن بیعت کرنے کو دل نہیں مانتا تھا۔ کہنے لگے: کل جب میری ریڈیو سنتے سنتے آنکھ لگ گئی تو مَیں نے خواب میں دیکھا کہ آسمان میں چاند نہایت روشن ہے اور چاند میں دو اشخاص کی تصویریں نظر آ رہی ہیں۔ ایک تصویر بڑی اور ایک چھوٹی ہے اور قریب کھڑے بچے شور مچا رہے ہیں کہ یہ امام مہدی علیہ السلام اور ان کے خلیفہ کی تصویر ہے۔ وہ آ گئے ہیں۔ مروان صاحب کہتے ہیں کہ پھر انہوں نے خواب میں ہی قریب کھڑے بزرگ سے دریافت کیا کہ کیا

آپ کو بھی تصویر نظر آرہی ہے، جس پر بزرگ نے تو نفی میں جواب دیا لیکن کہتے ہیں میرا دل مطمئن ہو گیا کہ احمدیت ہی سچی جماعت ہے جو امام مہدی کے ظہور کا اعلان کر رہی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلفاء کی تصویریں دیکھیں تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بڑی تصویر کو پہچان لیا۔ ساتھ میری تصویر بھی تھی اور کہا یہی تو میں نے خواب میں دیکھا تھا۔"

(خطبہ جمعہ 11/ اگست 2023ء)

حضور ایدہ اللہ فرماتے ہیں:

"الجزائر کے ایک دوست عبد اللہ فاتح صاحب مشن ہاؤس آئے اور سوال جواب کی مجلس میں شامل ہوئے۔ مجلس کے اختتام پر انہیں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب "خطبہ الہامیہ" اور "الہدیٰ" مطالعہ کے لئے دی گئیں۔ مطالعہ کے بعد آئے اور کہنے لگے کہ یہ تحریر کسی جھوٹے کی نہیں ہو سکتی اور اس کے ساتھ ایک کپڑے کو سر پر پگڑی کی طرح لپیٹا اور کہا کہ مَیں نے کچھ عرصہ قبل ایک شخص کو خواب میں دیکھا جس کا چہرہ انتہائی پُر نور تھا اور اُس نے اپنے سر پر اس طرح سے کپڑا باندھا ہوا تھا۔ تب اُنہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر دکھائی گئی مگر یہ نہ بتایا گیا کہ یہ کون ہیں۔ وہ تصویر کو دیکھتے ہی کھڑے ہو گئے اور کہا کہ یہ وہی شخص ہے جس کو مَیں نے خواب میں دیکھا ہے اور پھر بیعت کر کے جماعت میں داخل ہو گئے۔

آئیوری کوسٹ کے ایک گاؤں شِنالا (Shinala) کے بے ما (Bema) صاحب نے لوگوں کے سامنے ایک عجیب واقعہ بیان کیا۔ کہتے ہیں عرصہ بیس سال قبل خاکسار سخت بیماری میں مبتلا ہوا۔ مرگی کے دورے پڑنے لگے۔ ہر ممکن علاج کیا۔ ذرا بھی افاقہ نہ ہوا۔ شہر کے ایک عامل نے کچھ تعویذ گنڈے دیتے ہوئے کہا کہ اِن کو کمر سے باندھ لو، یہی تمہاری بیماری کا علاج ہیں۔ اُنہی ایام میں کشف کی حالت میں ایک بزرگ آئے اور کہا کہ تم نے یہ کیا پہنا ہوا ہے اُسے اتار ڈالو۔ تو میرے دل میں بہت زور سے احساس پیدا ہوا کہ یہ بزرگ امام مہدی ہیں۔ مَیں نے کمر سے باندھے تعویذ گنڈے اُتار ڈالے۔ اُسی روز خدا تعالیٰ نے مجھے شفا سے نواز دیا۔ اُس دن سے آج تک مجھے کبھی مرگی کا دورہ نہیں پڑا۔ مَیں تو اُسی روز سے امام مہدی کو قبول کر کے اُن کی تلاش میں تھا۔ آپ لوگ آئے اور امام مہدی کی باتیں کی ہیں تو میں سمجھا ہوں کہ امام مہدی مل گئے ہیں۔ پھر اُن کو ہمارے مبلغ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی، خلفاء کی تصاویر دکھائیں تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصویر کی طرف اشارہ کر کے فوراً کہا کہ یہی وہ بزرگ ہیں جو مجھے خواب میں ملے تھے اور تعویذ گنڈے سے منع کیا تھا۔"

(الفضل انٹر نیشنل مورخہ 1/ اکتوبر 2025ء)

پھر حضور ایدہ اللہ فرماتے ہیں۔

"زمبابوے کے مبلغ لکھتے ہیں کہ یہاں مسلم یُوتھ کے ایک عہدیدار نے بیعت کی۔ اسلام قبول کرنے سے پہلے جب وہ ایک عیسائی چرچ کے ممبر بنے تو اُن کو Baptise کرنے کے لئے پادری نے تاریخ مقرر کی۔ اس دن اچانک پادری صاحب بیمار ہو گئے۔ دوسری بار تاریخ مقرر کی تو پادری صاحب کی والدہ بیمار ہو گئیں۔ تیسری بار جب تاریخ مقرر کی تو اس زور کی بارش ہوئی کہ کوئی وہاں نہ جا سکا۔ اس کے بعد اس نوجوان نے خواب میں دیکھا کہ ایک مجمع ہے اور حضرت مسیح علیہ السلام ایک طرف کھڑے ہیں اور اُسے اپنی طرف بلاتے ہیں۔ یہ نوجوان کوشش کرتا ہے کہ مسیح تک پہنچے لیکن پہنچ نہیں سکا۔ اسی اثناء میں آنکھ کھل گئی۔ اس کے بعد اُس نے عیسائیت کو چھوڑ دیا۔ اب بیعت کرنے سے پہلے اس نوجوان نے خواب دیکھا کہ اس کا سارا جسم گردن تک دلدل میں پھنسا ہوا ہے اور اُس کو کسی نے پکڑ کر دلدل سے نکال دیا ہے۔ تو ہمارے مبلغ نے اُن سے پوچھا کہ تمہیں ان کا چہرہ یاد ہے کہ دلدل سے کس نے نکالا تھا؟ کہنے لگا: ہاں یاد ہے۔ جب اُنہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر دکھائی تو کہنے لگے۔ یہی چہرہ تھا جنہوں نے مجھے پکڑ کے دلدل سے نکالا تھا۔"

(خطبہ جمعہ 8/ جولائی 2011ء)

حضور ایدہ اللہ فرماتے ہیں:

"تنزانیہ گیٹا ریجن میں تبلیغ کے دوران ایک خاندان سے رابطہ ہوا۔ ایک اخبار میں حضرت مسیح موعودؑ کی تصویر دیکھ کر اس خاندان نے کہا کہ یہ تصویر جب سے دیکھی ہے تو دل کے لیے تسکین کا باعث بن رہی ہے اور جماعت قبول کر لی۔

گیمبیا کے ایک صاحب تھے جو وہاں کے نمبردار تھے۔ وہ کہتے ہیں میں نے خواب میں دیکھا کہ دو آدمی آتے ہیں اور مجھے کہتے ہیں کہ زمانہ امام مہدی کے ظہور کا ہے اور وہ آچکا ہے اور ہر دفعہ وہی دو شخص ملتے تھے۔ کہتے ہیں ایک دفعہ میں ڈاکار میں تھا جو سینیگال کا دارالحکومت ہے یہ خواب دیکھا کہ میرا بھتیجا میرے پاس تیز رفتار گھوڑے پر

سوار ہو کر آتا ہے اور مجھے کہتا ہے کہ دو آدمی سمندر کے کنارے پر تیرا انتظار کر رہے ہیں۔ جب میں وہاں پہنچا تو اُن میں سے ایک نے دوسرے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ یہ اس زمانے کا امام مہدی ہے اس کو مان لو۔ جب یہ مبلغ کے پاس آئے تو انہوں نے اُسے کہا کہ اگر مَیں تمہیں تصویر دکھاؤں کیا تم پہچان لوگے؟ پھر انہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصویر اور خلفاء کی تصویریں بھی ساتھ دکھائیں۔ انہوں نے دیکھیں تو ایک تصویر پر فوراً انہوں نے کہا کہ انہی کو مَیں نے خواب میں دیکھا تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصویر پر ہاتھ رکھا کہ ایک یہی تھے اور پھر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تصویر پر انگلی رکھی کہ دوسرے شخص یہ تھے جو امام مہدی کے ساتھ تھے۔"

(خطبہ جمعہ 3/جون 2011ء)

مَیں آپ سامعین کے سامنے الفضل یکم نومبر 1956ء سے ایک ایمان افروز واقعہ الہام یَنۡصُرُكَ رِجَالٌ نُّوۡحِیۡۤ اِلَیۡهِمۡ مِنَ السَّمَآءِ پر پورا اترتا اختصار سے اپنے الفاظ میں بیان کر دیتا ہوں۔ لکھا ہے کہ سیرالیون مغربی افریقہ کے موضع بلاما کے ایک دوست الفافوڈے موسیٰ کرومانے قیلولہ کے دوران خواب میں دیکھا کہ ایک نہایت وجیہ شکل فرشتہ صورت انسان میرے پاس آئے اور کہتے ہیں مَیں ہی وہ مہدی ہوں جس کی فی زمانہ مسلمانوں کو انتظار ہے۔ مَیں نے اُن سے کہا کہ ہم نے سُن رکھا ہے کہ اُس کے وقت میں مسلمانوں اور کفّار میں جنگ ہوگی سو مَیں آپ کے ساتھیوں میں شامل ہوتا ہوں۔ اِس خواب کے کچھ عرصہ بعد الحاج مولوی نذیر احمد صاحب علی اور مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری بلاما تشریف لائے اور مہدی کے آنے کی نوید سُنائی۔ اِس پر مَیں نے اپنے خدا سے دوبارہ رہنمائی چاہی اور بہت دعا کی۔ اِس پر مَیں نے ایک رات خواب میں دیکھا کہ ایک شخص لمبے ہاتھوں والے براؤن چوغہ پہنے میرے پاس آئے اور میرا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر کہنے لگے کہ مَیں مہدی ہوں اور مجھے میری کچھ سال پہلے والی خواب یاد کرواکر میرے اُس وعدہ کو یاد کروایا جو مَیں نے مسلمانوں اور کفّار کے درمیان جنگ کے لئے مہدی کے گروہ میں شامل ہونے کا کیا تھا۔ اس خواب کے بعد مَیں نے احمدیت قبول کر لی۔

سامعین! خواب میں تصویر دیکھ کر ایمان لانے کا تعلق صرف حضرت مسیح موعودؑ اور خلفائے کرام تک ہی محدود نہیں بلکہ بعض جگہوں پر ہمارے بزرگ مبلغین کو خوابوں میں دیکھ کر لوگوں نے احمدیت قبول کی۔ جیسے سیرالیون میں مخالفت کے باوجود "یَنۡصُرُكَ رِجَالٌ نُّوۡحِیۡۤ اِلَیۡهِمۡ مِنَ السَّمَآءِ" کے تحت اللہ تعالیٰ لوگوں کے دلوں کی زمین حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لئے ہموار کر رہا تھا۔ روکوپُر جماعت کے ابتدائی احمدی الفا احمد وکمارا نے 1936ء میں خواب میں دیکھا کہ دو سفید ریش شخص جن کے سروں پر عمامے ہیں۔ آکر کہتے ہیں کہ ہم مشرق سے آئے ہیں اور جس مہدی کے آنے کا انتظار تھا اس کے بارے بشارت دینے آئے ہیں کہ وہ آچکا ہے۔ تم ہمارا یہ پیغام اپنے گاؤں روکوپُر والوں کو دے دو۔ چنانچہ چند دنوں کے بعد مکرم الحاج مولانا نذیر احمد علی کی صورت میں یہ خواب پوری ہوئی جب آپ نے روکوپُر پہنچ کر پیغام پہنچایا۔

اِسی طرح باؤماہون کے ایک باشندے پاسانفا تولانے خواب میں دیکھا کہ مَیں گاؤں کی مسجد کے اردگرد گھاس کاٹ رہا ہوں اور تھک کر سستانے کے لئے ایک طرف کھڑا ہوا ہوں کہ ایک سفید رنگ کے ایک اجنبی دوست قرآن اور بائبل ہاتھ میں پکڑے میری طرف آرہے ہیں۔ انہوں نے قریب آکر مسجد کے امام کے بارے میں دریافت کیا۔ مَیں بلانے چلا گیا۔ تو واپسی پر مسجد میں ایک سایہ دار کھڑکی تیار ہے اور اجنبی شخص محراب میں کھڑا ہو کر ہمیں کہتا ہے کہ اس سایہ دار جگہ پر کھڑے ہو کر قرآن سناؤ۔ پھر صحیح طریق پر نماز کی ادائیگی کا بتایا۔ ٹھیک ایک ہفتہ بعد مکرم الحاج مولانا نذیر احمد علی میری طرف آرہے ہیں اور مَیں مسجد کے اردگرد صفائی کے بعد ستانے کے لئے کھڑا تھا جس طرح خواب میں دیکھا تھا۔ انہوں نے آکر السلام علیکم کہا اور رہائش کے لئے جگہ مانگی۔ جو خاکسار نے مہیا کر دی اور بہت سے لوگوں نے بیعت کر لی۔ اسی علاقے کے گوراما کے پیراماؤنٹ چیف بایونے بھی 1939ء میں بیعت کر لی۔ جن کا اسلامی نام صلاح الدین بایو رکھا گیا۔ ان کے احمدی ہونے سے عیسائی حلقوں میں تہلکہ مچ گیا۔

(الفضل آن لائن لندن 28/مارچ 2021ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ جلسے کے دوران لگنے والی تصویری نمائش کے بارے میں فرماتے ہیں:

" بعض ایسی چیزیں ہیں کہ بجائے اِدھر اُدھر پھرنے کے وقت گزارنے کے یا بازاروں میں پھرنے کے جماعتی طور پر یہاں بعض انتظامات کئے گئے ہیں جس سے انسان کے ایمان اور یقین میں اضافہ ہوتا ہے۔ مثلاً مخزن تصاویر ہے انہوں نے یہاں نمائش لگائی ہوئی ہے۔ جماعت کی ایک تاریخ ہے اسے دیکھیں اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو یاد کریں کہ کس طرح اللہ تعالیٰ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی باتوں کو اور آپ سے کئے گے وعدوں کو پورا فرمارہا ہے اور کس طرح جماعت کا تعارف اور تبلیغ دنیا کے

کناروں تک پھیل رہی ہے؟ پھر وہاں شہدائے احمدیت کی تصاویر ہیں ان کو دیکھ کر ان کے درجات کی بلندی اور اپنے ایمانوں کی مضبوطی اور ان کے خاندانوں اور جماعت کے افراد کے لئے دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ ہر جگہ جماعت کو دشمنوں کے شر سے محفوظ رکھے۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ 21/ اگست 2015ء)

سامعین کرام! حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک الہام "دیکھو! کیا کہتی ہے تصویر تمہاری" ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے ایک کشف کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ

"آج اس موقع کے اثناء میں جبکہ یہ عاجز بغرض تصحیح کاپی کو دیکھ رہا تھا بعالم کشف چند ورق ہاتھ میں دیئے گئے اور اُن پر لکھا ہوا تھا کہ **فتح کا نقارہ** بجے۔ پھر ایک نے مسکرا کر ان ورقوں کی دوسری طرف ایک تصویر دکھلائی اور کہا کہ **دیکھو! کیا کہتی ہے تصویر تمہاری**۔ جب اس عاجز نے دیکھا تو وہ اسی عاجز کی تصویر تھی اور سبز پوشاک تھی مگر نہایت رُعب ناک جیسے سپہ سالار مسلح فتح یاب ہوتے ہیں اور تصویر کے یمین و یسار میں **حجت اللہ القادر و سلطان احمد مختار لکھا تھا۔**"

(براہین احمدیہ حصہ چہارم، روحانی خزائن جلد اوّل صفحہ 615)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ خطبہ جمعہ مؤرخہ 10/ اپریل 2026ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر بنوانے کے حوالے سے تفصیل سے وضاحت فرمائی اور براہین احمدیہ جلد پنجم، روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 365-367 پر درج آپ علیہ السلام کے ایک ارشاد کی تفصیل بیان کرتے ہوئے فرمایا۔

"حضورؑ فرماتے ہیں کہ "مَیں اس بات کا سخت مخالف ہوں کہ کوئی میری تصویر کھینچے۔" تصویر کے بارے میں بھی یہاں وضاحت ہو جاتی ہے۔ بہت سارے لوگ غلط طریقے سے اپنی تصویریں بھی، مسیح موعود علیہ السلام کی بھی، اپنے عزیزوں رشتہ داروں کی بھی رکھتے ہیں اس لئے مَیں یہ بیان کر رہا ہوں۔ فرماتے ہیں کہ "مَیں اس بات کا سخت مخالف ہوں کہ کوئی میری تصویر کھینچے اور اس کو بُت پرستوں کی طرح اپنے پاس رکھے یا شائع کرے۔ مَیں نے ہرگز ایسا حکم نہیں دیا کہ کوئی ایسا کرے اور مجھ سے زیادہ بُت پرستی اور تصویر پرستی کا کوئی دشمن نہیں ہوگا لیکن مَیں نے دیکھا ہے کہ آج کل یورپ کے لوگ جس شخص کی تالیف کو دیکھنا چاہیں اوّل خواہشمند ہوتے ہیں جو اس کی تصویر دیکھیں کیونکہ یورپ کے ملک میں فراست کے علم کو بہت ترقی ہے اور اکثر ان کی محض تصویر کو دیکھ کر شناخت کر سکتے ہیں۔" اور اکثر ان کی یعنی اکثریت ان کی محض تصویر کو دیکھ کر شناخت کر سکتے ہیں" کہ ایسا مدّعی صادق ہے یا کاذب اور وہ لوگ بباعث ہزارہا کوس کے فاصلہ کے مجھ تک پہنچ نہیں سکتے اور نہ میرا چہرہ دیکھ سکتے ہیں لہٰذا اس ملک کے اہلِ فراست بذریعہ تصویر میرے اندرونی حالات میں غور کرتے ہیں۔ کئی ایسے لوگ ہیں جو انہوں نے یورپ یا امریکہ سے میری طرف چِٹھیاں لکھی ہیں۔" خط لکھے ہیں" اور اپنی چٹھیوں میں تحریر کیا ہے کہ ہم نے آپ کی تصویر کو غور سے دیکھا اور علمِ فراست کے ذریعہ سے ہمیں ماننا پڑا کہ جس کی یہ تصویر ہے وہ کاذب نہیں ہے۔" جھوٹا نہیں ہو سکتا" اور ایک امریکہ کی عورت نے میری تصویر کو دیکھ کر کہا۔" حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو لکھا یہ تصویر دیکھ کر" کہ یہ یسوع یعنی عیسیٰ علیہ السلام کی تصویر ہے۔ پس اس غرض سے اور اس حد تک مَیں نے اس طریق کے جاری ہونے میں مصلحتاً خاموشی اختیار کی۔" اس لئے مَیں نے تصویر کھینچنے کی اجازت دی ہے ورنہ اگر شرک پھیلے تو قطعاً منع ہے۔ فرمایا۔" وَاِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ۔" اور اعمال کا دار و مدار نیتوں پر ہے" اور میرا مذہب یہ نہیں ہے کہ تصویر کی حرمت قطعی ہے۔" مَیں یہ بھی نہیں کہتا کہ تصویر کھینچنا کوئی حرام ہے۔" قرآن شریف سے ثابت ہے کہ فرقۂ جنّ حضرت سلیمانؑ کے لئے تصویریں بناتے تھے اور بنی اسرائیل کے پاس مدّت تک انبیاء کی تصویریں رہیں۔" بنی اسرائیل کے پاس تو تصویریں ہوتی تھیں انبیاء کی۔" جن میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بھی تصویر تھی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت عائشہؓ کی تصویر ایک پارچہ ریشمی پر جبرائیل علیہ السلام نے دکھلائی تھی اور پانی میں بعض پتھروں پر جانوروں کی تصویریں قدرتی طور پر چھپ جاتی ہیں۔" جہاں زلزلے آتے ہیں وہاں پہاڑوں پہ جہاں جانور دب جاتے ہیں ان کی تصویریں نقش ہو جاتی ہیں" اور یہ آلہ جس کے ذریعہ سے اب تصویر لی جاتی ہے۔" یعنی کیمرہ" آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں ایجاد نہیں ہوا تھا اور یہ نہایت ضروری آلہ ہے جس کے ذریعہ سے بعض امراض کی تشخیص ہو سکتی ہے۔" پس صرف تصویروں والی بات نہیں ہے بلکہ آپؑ نے فرمایا کہ اس سے امراض کی تشخیص بھی ہو سکتی ہے اب تو یہ نظام اَور بھی آگے بڑھ گیا ہے۔ اس زمانے میں تو ایکس رے کا تھا۔ فرمایا" ایک اور آلہ تصویر کا نکلا ہے۔ جس کے ذریعہ سے انسان کی تمام ہڈیوں کی تصویر کھینچی جاتی ہے۔" ایکسرے کے ذریعہ سے" اور وجع المفاصل ونقرس وغیرہ امراض کی تشخیص کے لئے اس آلہ کے ذریعہ سے تصویر کھینچتے ہیں اور مرض کی حقیقت معلوم ہوتی ہے۔" اب تو سکیننگ ایم آر آئی وغیرہ اور بہت ساری چیزیں ہونے لگ گئی ہیں۔ تو ان آلوں کا جس حد تک اس زمانے میں استعمال تھا اس کی آپؑ نے وضاحت فرمائی ہے کہ یہ تو بڑا مفید آلہ ہے اس لئے یہ کہنا کہ بالکل اس کے سامنے ہی نہ جاؤ یہ بھی غلط ہے۔ مقصد نیک ہونا چاہئے۔ اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ۔ جب صحیح ہے تو پھر ٹھیک ہے۔ شرک نہیں ہونا چاہئے۔ فرمایا" ایسا ہی فوٹو کے ذریعہ سے

بہت سے علمی فوائد ظہور میں آئے ہیں۔" تصویر جو عام فوٹو ہے اس کے ذریعہ بھی آئے ہیں" چنانچہ بعض انگریزوں نے فوٹو کے ذریعہ سے دنیا کے کل جانداروں یہاں تک کہ طرح طرح کی ٹڈیوں کی تصویریں اور ہر ایک قسم کے پرند اور چرند کی تصویریں اپنی کتابوں میں چھاپ دی ہیں۔" اور آجکل تو مختلف چینل بھی چل رہے ہیں مثلاً جیسے National Geographic ہے یا اَور ہیں۔ یہ تو بڑی تفصیل سے جانوروں کی تصویریں کھینچ کے کی تفصیلات بھی دیتے ہیں۔ بہرحال آپؑ فرماتے ہیں "جس سے علمی ترقی ہوئی ہے۔ پس کیا گمان ہو سکتا ہے کہ وہ خدا جو علم کی ترغیب دیتا ہے وہ ایسے آلہ کا استعمال کرنا حرام قرار دے جس کے ذریعہ سے بڑے بڑے مشکل امراض کی تشخیص ہوتی ہے اور اہلِ فراست کے لئے ہدایت پانے کا ایک ذریعہ ہو جاتا ہے۔ یہ تمام جہالتیں ہیں جو پھیل گئی ہیں۔" فوٹو کو کہنا کہ حرام ہے، منع ہے یہ بھی غلط ہے۔ ہاں! نیت نیک ہو۔ فرمایا۔ "ہمارے ملک کے مولوی چہرہ شاہی سکّہ کے روپیہ اور دونّیاں اور چونّیاں اور اٹھنّیاں اپنی جیبوں میں اور گھروں میں سے کیوں باہر نہیں پھینکتے۔" اگر یہ مولوی جو اتنے شدّت پسند ہیں تو یہ جو ہمارے جو coins ہیں، سکّے ہیں، روپے ہیں، نوٹ ہیں اُن کے اوپر بادشاہوں کی تصویریں چھپی ہوتی ہیں، وہ کیوں نہیں گھروں سے باہر پھینک دیتے۔ کیوں اپنی جیبوں میں لئے پھرتے ہیں۔ "کیا ان سکّوں پر تصویریں نہیں۔ افسوس کہ یہ لوگ ناحق خلاف معقول باتیں کر کے مخالفوں کو اسلام پر ہنسی کا موقع دیتے ہیں۔ اسلام نے تمام لغو کام اور ایسے کام جو شرک کے مؤیّد ہیں حرام کئے ہیں نہ ایسے کام جو انسانی علم کو ترقی دیتے اور امراض کی شناخت کا ذریعہ ٹھہرتے اور اہلِ فراست کو ہدایت سے قریب کر دیتے ہیں۔ لیکن بااین ہمہ مَیں ہرگز پسند نہیں کرتا کہ میری جماعت کے لوگ بغیر ایسی ضرورت کے جو کہ مضطرّ کرتی ہے وہ میری فوٹو کو عام طور پر شائع کرنا اپنا کسب اور پیشہ بنالیں۔" نیک مقصد ہو تو ٹھیک ہے۔ کمانے کا ذریعہ نہ بنالو ان کو تصویروں کو۔ "کیونکہ اِسی طرح رفتہ رفتہ بدعات پیدا ہو جاتی ہیں اور شرک تک پہنچتی ہیں۔ اس لئے مَیں اپنی جماعت کو اس جگہ بھی نصیحت کرتا ہوں کہ جہاں تک ان کے لئے ممکن ہو ایسے کاموں سے دستکش رہیں۔ بعض صاحبوں کے مَیں نے کارڈ دیکھے ہیں اور ان کی پشت کے کنارہ پر اپنی تصویر دیکھی ہے۔ مَیں ایسی اشاعت کا سخت مخالف ہوں اور مَیں نہیں چاہتا کہ کوئی شخص ہماری جماعت میں سے ایسے کام کا مرتکب ہو۔ ایک صحیح اور مفید غرض کے لئے کام کرنا اَور امر ہے اور ہندوؤں کی طرح جو اپنے بزرگوں کی تصویریں جابجا درودیوار پر نصب کرتے ہیں یہ اَور بات ہے اور ہمیشہ دیکھا گیا ہے کہ ایسے لغو کام منجر بشرک ہو جاتے ہیں۔" یعنی شرک کی طرف لے جانے والے ہوتے ہیں" اور بڑی بڑی خرابیاں ان سے پیدا ہوتی ہیں جیسا کہ ہندوؤں اور نصاریٰ میں پیدا ہو گئیں اور مَیں امید رکھتا ہوں کہ جو شخص میرے نصائح کو عظمت اور عزّت کی نظر سے دیکھتا ہے اور میرا سچا پیرو ہے وہ اِس حکم کے بعد ایسے کاموں سے دستکش رہے گا ورنہ وہ میری ہدیتوں کے برخلاف اپنے تئیں چلاتا ہے اور شریعت کی راہ میں گستاخی سے قدم رکھتا ہے۔" (براہین احمدیہ جلد پنجم، روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 365-367)

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ اسی تسلسل میں فرماتے ہیں۔

"پس بڑے غور سے ہمیں یہ دیکھنا چاہئے کہ ہمارا تصویر لگانے کا مقصد کیا ہے۔ کسی بھی طرح یہ مقصد شرک کی طرف لے جانے والا نہ ہو۔ تصویروں کو سلام کرنا، اُن کے آگے جھکنا یہ سب مشرکانہ خیالات ہیں۔ اب ہندوؤں میں یہی ہوتا ہے ناں۔ بعض لوگ پُرانی تصویریں لگاتے ہیں فوت شدوں کی اور ساتھ ان کے اوپر ہار ٹانگ دیتے ہیں۔ یہاں بھی، ہمارے اندر بھی یہاں بھی، ہمارے اندر بھی بعض دفعہ بعض جگہوں پہ رواج ہو گیا ہے کہ جو گروپ فوٹو فیملی کا کھینچ رہے ہوتے ہیں تو بعض اپنے فوت شدہ عزیزوں کی تصویریں بنا کر اپنے ساتھ ایک بڑی سی فریم لگا کے رکھ لیتے ہیں کہ یہ ہمارے بزرگ جو فوت ہو گئے وہ ان کی تصویر ہے اور وہ بھی ہمارے ساتھ شامل ہو گئے ہیں۔ تو یہ سب شرک ہے۔ آپؑ نے فرمایا۔ یہ غلط باتیں ہیں، یہ بدعات ہیں اور ان سے بچنا چاہئے۔ بعض رپورٹیں مجھے ملتی ہیں کہ بعض لوگ شادیوں کی تصویروں میں بھی اس طرح کھنچوا لیتے ہیں۔ صرف نیک مقصد کے لئے یا اپنی یادگار کے طور پر اپنے البموں میں رکھنے کے لئے تصویریں اگر کھینچتے ہیں تو یہ تو جائز ہے لیکن اس کو ایک بدعت بنالینا اور صرف لگا کے پھر اس پہ دیکھنا اور صبح اُٹھ کے سلام کرنا یہ چیزیں غلط ہیں جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے۔

حضرت صوفی غلام محمد صاحبؓ بیان کرتے ہیں کہ "امریکہ وولایت کے بعض لوگوں نے خواہش کی تھی کہ ہم مُدّعی مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی تصویر دیکھنا چاہتے ہیں اس لئے حضورؑ کا فوٹو لیا گیا تھا۔ یہاں عبد المحی نام ایک عرب رہتے تھے انہوں نے بہت سے کارڈ چھپوائے اور اس پر حضور کی شبیہ تھی اس پہ تصویر شائع کر دی۔ جب حضور کو یہ معلوم ہوا۔" کہ کارڈوں پر شائع ہوئی ہے، پوسٹ کارڈوں پر تو حضورؑ بہت ناراض ہوئے اور فرمایا کہ ہم نے ایک دینی ضرورت کے لئے اپنی تصویر یا فوٹو کھنچوایا تھا ہم اس کو بہت ہی ناپسند کرتے ہیں کہ ہماری تصویر کو ذریعۂ معاش بنایا جائے جو منجر بشرک۔" یعنی شرک کی طرف لے جانے والا" ہو سکتی ہے۔ چنانچہ وہ کارڈ تلف کر دیے گئے۔" (روایات اصحابِ احمد جلد 3 صفحہ 408)

حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکیؓ بیان کرتے ہیں کہ ”جب مَیں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کی اور مَیں نے حضور اقدسؑ کی خدمت میں یہ لکھا کہ مَیں اس قسم کے وظائف کیا کرتا ہوں اور یہ بھی عرض کیا کہ جب سے مَیں بیعت کر کے آیا ہوں اس طرف سے پیر جن کے مرید ان کے کہنے سے ان کا تصوّر پکاتے ہیں مَیں اس خیال سے کہ جب ادنیٰ پیروں کا ان کے مرید تصوّر پکاتے ہیں تو میرے پیشوا اور مرشد جو خدا کے مسیح موعود اور امام مہدی ہیں مَیں ان کا تصوّر کیوں نہ پکاؤں۔“ یعنی تصوّر میں تصویر اپنے دل میں بٹھالوں اور پھر ہر روز اس تصویر کو لے کے اپنے ہر مقصد کو پورا کرنے کی کوشش کروں تو ”آپ کا تصوّر جو ان سب پیروں کے تصوّر سے زیادہ بابرکت اور مفید اور مناسب ہو گا۔“ آپؓ نے فرمایا آپؑ تو مسیح موعود ہیں تو باقی پیر فقیر تو پتہ نہیں جائز ہیں بھی کہ نہیں۔ ان کے تصوّر کو لوگ لئے پھرتے ہیں تو مَیں کیوں نہ آپ کا تصوّر ہر وقت دل میں لئے پھروں۔ جب حضرت اقدس علیہ السلام کی خدمت میں مَیں نے یہ خط لکھا۔“ راجیکی صاحبؓ کہتے ہیں ”تو حضرت مولوی عبدالکریم صاحب کے ہاتھ کا لکھا ہوا خط حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے موصول ہوا جس میں یہ لکھا ہوا تھا کہ ”تصوّر مخلوق سے بجز شرک کے اور کوئی نتیجہ نہیں۔“ یہ تصوّر جو تم کرتے ہو اس سے سوائے شرک کے اَور کچھ نہیں پیدا ہو گا۔“ اللہ تعالیٰ کے ذکر کے لئے اللہ کا اسم ہی کافی ہے اور درود شریف وہ پڑھنا چاہئے جس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی مہر ہے۔“ اس والا نامہ کے موصول ہونے کے بعد مَیں نے اُسی دم تصوّر کو بھی ترک کر دیا اور سابقہ سلسلہ وظائف بھی یک دم موقوف کر دیے۔“ (روایاتِ اصحاب احمد جلد 4 صفحہ 329-330)“

(خطبہ جمعہ فرمودہ 10/اپریل 2026ء)

اللہ تعالیٰ ہمیں ان نصائح پر عمل کی توفیق دے۔ آمین

✡✡✡✡